© rasailojaraid.com

بڑودہ میں موجود ایک قرآنی مخطوطہ

مقصود احمد ڈیپارٹمنٹ عربی فیکیلٹی یونیورسٹی بڑودہ

خانقاہِ رفاعیہ، بڑودہ، گجرات میں سید کمال الدین رفاعی کے زیرِ تحویل ایک قرآنی مخطوطہ موجود ہے۔ اس کے اوراق کی اصل تعداد ۴۳۷ تھی مگر موجودہ صورت میں اس کے صرف ۴۲۷ اصلی اوراق ہی دستیاب ہیں بقیہ ۲۰ اوراق الحاق شدہ ہیں اور یہ کسی دوسرے کاتب کے لکھے ہوئے ہیں۔ ملحقہ اوراق کی تفصیل اس طرح ہے۔ شروع کے ۴؍اوراق پھر ۶؍اصلی اوراق کے بعد ۳؍اوراق اور ان کے علاوہ مزید ۲؍اوراق۔ ملحقہ اوراق کے کاغذ، روشنائی اور کتابت وغیرہ مختلف ہیں اور ان میں فارسی ترجمہ اور فارسی تفسیر بھی مرقوم نہیں جبکہ اصل میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ ملحقہ اوراق میں سے بھی پہلا یعنی سورۃ الفاتحہ پر مشتمل ورق غائب ہے۔ لہذا فی الحال اس کے کل ۴۴۶ اوراق ہی دستیاب ہیں جن میں سے ۴۲۷؍اصل ہیں اور ۱۹؍الحاق شدہ ہیں۔

سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیتوں پر مشتمل صفحے میں بشمولِ عنوانِ سورہ و سورہ بسم اللہ کل ۷؍سطریں ہیں۔ بقیہ صفحات عموماً ۱۱؍سطروں پر مشتمل ہیں۔ بعض میں ۷؍سطریں بھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا طاق عدد کے پیشِ نظر کیا گیا ہے۔ ان کے ۵؍صفحات میں ۱۰ ایک صفحے میں ۹؍اور ۲؍صفحوں میں ۱۲؍

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سطروں میں ہیں۔ آخری صفحہ پر سورۃ الناس کے بعد حدیث " ای الاعمال افضل فقال: الحال المرتحل۔ فقیل: ما الحال المرتحل؟ فقال: الخاتم المفتتح"، اور اس کا فارسی ترجمہ درج ہے اور اس کی دوسری جانب دو دعائیں زیرِ عنوان " بعدِ تلاوتِ قرآن" و " بعد ختم القرآن" مندرج ہیں۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا نسخہ ہٰذا کے اصل اوراق کے بین السطور میں فارسی ترجمہ اور حاشیے پر فارسی تفسیر درج ہے۔ ترجمہ سُرخ روشنائی اور تفسیر سرخ و سیاہ دونوں روشنائی سے مرقوم ہے۔ اس کے اوراق کافی بوسیدہ ہیں۔ ان کی پیمائش تقریباً ۵ر۱۱×۳ر۷ انچ ہے۔ متن و ترجمہ پر مشتمل حصے کی لمبائی چوڑائی ۶ر۷×۱ر۴ انچ ہے۔

ترقیمے کی عدم موجودگی اور نسخے کے ناقص الاول ہونے کے سبب اس کی تاریخ کتابت اور کاتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ خانقاہِ رفاعیہ کے موجودہ سجادہ نشین، جناب سید کمال الدین صاحب کے مطابق نسخہ مذکور ان کے جدِ امجد حضرت سید فخر الدین عرف امیر میاں رفاعیؒ کا تحریر کردہ ہے۔ سید فخر الدین صاحبؒ کا زمانہ ۱۱۹۹ھ تا ۱۲۶۲ھ مطابق ۱۷۸۴ء تا ۱۸۴۵ء ہے۔ اگر کمال الدین صاحبؒ کا قول درست مان لیا جائے تو اس کی کتابت تیرہویں صدی ہجری کے نصف اول اور عیسوی تقویم کے مطابق انیسویں صدی کے نصفِ اول میں ہوئی ہوگی۔

© rasailojaraid.com